ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-8

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

سجاد حیدر
ایم فل (اردو) اسکالر، شعبہ اُردو، مسلم یوتھ یونیورسٹی، اسلام آباد ۔
ڈاکٹر مستنصر حسین جامی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، مسلم یوتھ یونیورسٹی، اسلام آباد۔

امیر مینائی بحیثیت نعت گو شاعر

Sajjad Haider *
M. Phil (Urdu) Scholar, Muslim Youth University, Islamabad.
Dr. Mustansar Hussain Jami
Assistant Professor, Department of Urdu, Muslim Youth University, Islamabad.
***Corresponding Author:**

Ameer Minai as a Naat Poet

Naat Poetry is a revered and ancient genre of Urdu Literature, beginning in with Hassan bin Thabit originating from the time of the Holy Prophetﷺ. Emerging through Arabic and Persian traditions, it entered Urdu with poets like Muhammad Quli Qutb Shah and later flourished with great poets including Iqbal. Among them, Ameer Minai holds a distinguished position. He elevated Naat beynod mere praise to encompass devotion, love, mysticism, and spiritual reflection. His Naat collection Mohamid Khatam-un-Nabiyin is considered a milestone in Urdu literature. Ameer Minai's, with their intellectual, artistic, and spiritual depth, influenced later poets and enriched the Urdu literature tradition. Amir Minai's Naatiya poetry reflects both the traditional reverence of prophetic praise and a deeper intellectual and spiritual engagement, presenting Naat as an act of worship as well as literary art form. Thus, Amir Minai's Naatiya works remain an enduring testament to the integration of faith, art and literary excellence in Urdu literature.

Key Words: *Praise of the Prophet Hazrat Muhammad (PBUH), Ameer Minai, Naat Poetry, Urdu Literature, Prophetic Devotion, Imagery in Na'at,*

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-8

Arabic Tradition, Persian Traditions, Love, Mysticism, Spirituality in Poetry, Naat Collection, Sufism, Literary world.

نعت گوئی کی تاریخ بہت قدیم ہے۔اس کا وجود اسلام کی ابتدائی تاریخ سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔عربی کے سب سے پہلے نعت گو شاعر ہونے کا اعزاز حسان بن ثابت کو حاصل ہے۔ان کو نبی کریم ﷺ کے زمانے ہی سے نعت لکھنے والوں میں ایک اہم مقام حاصل تھا۔ نعت گوئی کا آغاز آپ ﷺ کے عہد مبارک سے ہی ہوا ہے،جب باقاعدہ طور پر اشعار کی صورت میں آپ ﷺ کی مدح وثنا اور شان اقدس بیان کی جانے لگی۔یعنی ایسے اشعار کہنا جس میں آپ ﷺ کے خصائص و محامد کی بات ہو، آپ ﷺ کی عظمت وشان کا تذکرہ ہوتا ہو۔

نعتیہ شاعری کی بنیاد عربی کے قصائد میں میں رکھی گئی،بعد ازاں یہ روایت ایران پہنچی جہاں فارسی شعرا نے اسے مزید تقویت بخشی۔ عربی اور فارسی کے توسط سے نعت گوئی اردو میں داخل ہوئی تو اس صنف کی ابتدائی صورت سولھویں اور سترہویں صدی میں سامنے آئی۔اردو کے پہلے دیوان شاعر محمد قلی قطب شاہ نے باقاعدہ طور پر نعت گوئی کا آغاز کیا اور ان کے بعد یہ روایت خواجہ بندہ نواز،شاہ میراں جی شمس العشاق،میر درد،سودا، مصحفی اور مومن تک پہنچتے ہوئے ارتقائی منازل طے کرتی رہی۔بعد میں ولی دکنی، محسن کاکوری،امام احمد رضا خان بریلوی،امیر مینائی اور علامہ محمد اقبال جیسے عظیم شعرا نے بھی اس صنف کو آگے بڑھایا۔ خصوصاً امیر مینائی نے نعت گوئی کو نہ صرف کامیابی کے ساتھ فروغ دیا بلکہ اپنی فنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کرتے ہوئے اسے ایک منفرد پہچان بھی عطا کی۔ (۱)

اردو میں لفظ نعت ایک اہم صنف سخن ہے جس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف اور آپ ﷺ کے اوصاف و کمالات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔نعت عربی زبان کا لفظ ہے اور عربی میں اس کے لیے مدح کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے جس کے لغوی معنی تعریف یا توصیف کے ہیں۔

نعت گوئی دراصل حضور ﷺ کی ذات اقدس کی مدح و ثنا کا ایک پاکیزہ اظہار ہے جس میں شاعر اپنی عقیدت،محبت اور روحانی وابستگی کو الفاظ کا جامہ پہناتا ہے۔نعت کہنا محض ایک شعری صنف ہی نہیں بلکہ یہ عبادت کا درجہ بھی رکھتا ہے کیوں کہ حمد کے بعد سب سے اعلیٰ اور مقدس ذکر دراصل رسول اکرم ﷺ کا ہی کیا جاتا ہے۔

نعت کا موضوع بظاہر بڑا آسان،سادہ اور عام فہم دکھائی دیتا ہے مگر درحقیقت یہ نہایت نازک اور سنجیدہ ہے جس میں ذرا سی لغزش یا کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔نعت گوئی ایک ایسی صنف ہے جس میں شاعر آپ ﷺ کی ذات اقدس، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ، آپ کے اخلاق، آپ ﷺ کے کردار اور آپ ﷺ کی

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-8

تعلیمات کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ اپنے الفاظ میں قلمبند کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی صنف ہے جو اردو ادب کا ایک لازمی جزو ہے اور اس معروف صنف سخن میں کئی ایک معروف شعرا نے طبع آزمائی بھی کی ہے۔

اردو ادب میں متعد شعرا نے ہر دور میں اور مختلف زبانوں میں نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں اپنے اپنے انداز میں مدح کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ اردو ادب میں جہاں پر بہت سے شعرا نے نعت گوئی میں اپنا اپنا کردار ادا کیا وہیں پر ایک نام امیر مینائی کا بھی آتا ہے، جن کا شمار اپنے دور کے نعت گو شعرا میں بھی ہوتا ہے۔

امیر مینائی ۲۱ فروری ۱۸۲۹ میں لکھنو میں ایک دینی و علمی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام امیر احمد تھا اور شاعرانہ تخلص امیر سے جانے جاتے تھے۔ آپ کے والدِ گرامی کا نام مولوی کرم محمد تھا اور آپ کا تعلق مخدوم شاہ مینا کے خاندان سے تھا جو کہ ایک معروف صوفی بزرگ اور سید خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے حضرت امیر شاہ کے ہاتھ پر بیعت کی، جو خاندان صابریہ چشتیہ کے سجادہ نشین تھے۔ آپ ایک معروف شاعر، ماہر لسانیات اور مصنف کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ آپ کو اردو، فارسی اور عربی زبانوں پر یکساں عبور حاصل تھا۔ آپ نے اسیر لکھنوی کی شاگری میں شاعری کو پروان چڑھایا۔ آپ متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

آپ کی تحریر کی ہوئی نعتیہ تصانیف میں دو مثنویاں "نور تجلی" اور "ابرِ کرم" شامل ہیں، اس کے علاوہ "چار مسدس"، "صبح ازل"، "شام ابد"، "لیلتہ القدر" اور "ذکرِ شاہِ انبیا" کے علاوہ ایک نعتیہ دیوان "محامدِ خاتم النبیین" قابل ذکر ہیں۔ امیر مینائی کی طبیعت پر نعت کا اتنا گہرا اثر تھا کہ ان کے غزلیہ دواوین جن میں "غیرت بہارستان"، "مراۃالغیب" اور "صنم نامہ عشق" شامل ہے ان میں مختلف مقامات پر نعتیہ اشعار بھی ملتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں "خیابانِ آفرینش" کے نام پر ایک نثری میلاد نامہ بھی ملتا ہے۔ آپ کا نعتیہ دیوان "محامد خاتم النبیین" میں نعتیہ غزلوں کے علاوہ نعتیہ قصائد، مناجات، رباعیات اور مناقبات بھی شامل ہیں۔[۲]

آپ نے نہ صرف نعت گوئی میں بلکہ دوسری اصناف سخن میں بھی اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ ان کی نعتیہ شاعری کو ادب میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ بحیثیت نعت گو شاعر اگر امیر مینائی کو دیکھا جائے تو ان کی نعت نہ صرف روایتی تعریف و توصیف تک ہی محدود ہے بلکہ اس میں مدح و تعظیم، محبت و عقیدت، تصوف، فکر، حسن و نزاکت اور روحانی کیفیت کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ امیر مینائی کے کلام میں الفاظ کا چناؤ نہایت باریک بینی اور گہرے معنوی اثرات کا حامل ہے۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-8
ماخذ تحقیقی مجلہ

امیر مینائی کا یہ خاصا تھا کہ اردو کے ساتھ ساتھ انہیں عربی اور فارسی پر بھی گہرا عبور حاصل تھا۔ نواب محمد صدیق خاں بریلوی نے اپنے تذکرے میں انہیں فارسی کے نامور شعرا کی صف میں شامل کیا ہے۔ عربی اور فارسی کے علاوہ امیر مینائی کو ہندی اور سنسکرت میں بھی خاصی دسترس حاصل تھی۔ زمانہ طالب علمی ہی سے آپ شاعری کی طرف رغبت رکھنے لگے تھے۔ آپ نے محض نو سال کی عمر میں اپنا پہلا شعر اپنے والد محترم کو سنایا تھا اور آپ کے والد محترم نے آپ کی حوصلہ افزائی بھی کی اور کچھ نصیحتیں بھی۔ (۳)

آپ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۰ کو حیدر آباد میں دار فانی سے رخصت ہوئے اور اسی سرزمین نے آپ کو ہمیشہ کے لیے اپنی آغوش میں جگہ دی۔ یوں حیدر آباد کی سرزمین اردو ادب کے ایک ایسے عظیم شاعر اور نعت گو کی آخری آرام گاہ بنی جس نے اپنی فنی و فکری خدمات کے ذریعے اردو شعری روایت کو دوام عطا کیا۔

نعت گو شاعر کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتا ہے تو وہ بڑی احتیاط اور احترام کے ساتھ ایسے لفظوں کا انتخاب کرتا ہے جو مدح و ثنا، عشق رسول ﷺ، حسن و جمال، ادب و احترام، عاجزی و نیاز مندی، دعا و شفاعت، خاتمہ بالخیر، روحانی سرور جیسی کیفیات کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے لفظوں کا استعمال ہر نعت گو شاعر کے کلام کو تقدس اور تقویت بخشتا ہے اور اس کے کلام کی تاثیر کو مزید بڑھاتا ہے۔

امیر مینائی نعت گوئی کی طرف اس زمانے میں متوجہ ہوئے جب ۱۸۵۷ کے بعد وہ کاکوری میں مقیم ہوئے، جہاں پر انہیں نعت کے نامور شاعر حضرت محسن کاکوری کی رفاقت نصیب ہوئی۔ نعت گوئی کی طرف مائل ہونے کے باطنی اسباب کا اظہار وہ خود ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

بجا ہے امیر احمد اسم فقیر
فقیرِ درِ مصطفیٰ ہے امیر (۴)

الٰہی حقیقت مری کچھ نہیں
مگر بندہ خاتم المرسلین (۵)

اس امید پر کی ہے نعت رسول
کہ شاید یہ طاعت کرے تو قبول (۶)

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-8
ماخذ تحقیقی مجلہ

کسی بھی شاعری کی اصل خوبصوری اس کی زبان و بیان میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ اگر زبان آسان، سادہ اور عام فہم ہو گی تو وہ قاری کو مسحور کرے گی اور اس کا اثر دیرپا قائم رہے گا۔ یہی خصوصیت امیر مینائی کی شاعری میں بھی نمایاں نظر آتی ہے۔ انہوں نے اپنی نعتیہ شاعری میں الفاظ کے انتخاب میں بڑی سادگی اور عام فہمی کو ملحوظ رکھا ہے انہوں نے مشکل تراکیب اور پیچیدہ اسالیب سے گریز کیا جس کے باعث ان کا کلام نہ صرف دل نشین معلوم ہوتا ہے بلکہ پڑھنے والے کو بھی اپنی جانب متوجہ کرتا ہے۔ ان کی شاعری میں سادگی کے ساتھ ساتھ عقیدت و محبت کا بھی ایک والہانہ رنگ نظر آتا ہے جو نعتیہ ادب کی اصل روح ہے۔

امیر مینائی کی نعتیہ شاعری موضوعاتی اعتبار سے نہایت وسیع اور ہمہ جہت ہے۔ آپ کے نعتیہ کلام میں شان رسالت ﷺ، مدینہ کی محبت، تمنا روضہ رسول، شفاعت کی امید، معجزات نبوی، سیرت النبی ﷺ اور امت کی اصلاح جیسے موضوعات ملتے ہیں۔

امیر مینائی کی نعتیہ غزلیں بنیادی طور پر دو طرح کے مضامین پر مشتمل ہیں۔ پہلی قسم میں وہ اشعار شامل ہیں جن میں آقا ﷺ کے اوصاف و کمالات کا تذکرہ کیا گیا ہے، جبکہ دوسری قسم کے اشعار میں آپ ﷺ کی ذات سے والہانہ عشق و محبت اور عقیدت کا اظہار ملتا ہے۔ اگرچہ ان کے نعتیہ اشعار میں نبی اکرم ﷺ کے اوصاف کو کچھ زیادہ بیان کیا گیا ہے لیکن عشق و وارفتگی کے اظہار پر مبنی اشعار بھی تعداد میں کم نہیں ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے اوصاف کے بیان کے سلسلے میں خود امیر فرماتے ہیں کہ:

بخشا ہے امیر آپ کے اوصاف نے رتبہ
مقبول زمانے میں جو دیواں ہے ہمارا[۷]

اوصافِ نبوی ﷺ کے بیان کے باعث امیر کی نعتیہ شاعری میں مدح کا رنگ سب سے زیادہ نمایاں ہے، جو معنوی طور پر انہیں قصیدے کے زیادہ قریب کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ان میں حضور ﷺ کے اعلیٰ اخلاق، معجزات، کردار، حسن و جمال اور صفات حمیدہ کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔

بیاں کیا ہو شہنشاہِ عرب کی شان و شوکت کا
فلک جس کے درِ دولت پہ نقارہ ہے نوبت کا[۸]

امیر مینائی کے نعتیہ کلام کا بغور مطالعہ یہ حقیقت آشکار کرتا ہے کہ اگر وہ زندگی میں دیگر اصناف سخن میں طبع آزمائی نہ بھی کرتے اور صرف نعتیہ شاعری پر ہی اکتفا کرتے، تب بھی اردو ادب میں ان کا نام ہمیشہ زندہ و جاوید

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-8
ماخذ تحقیقی مجلہ

رہتا۔ان کی نعتیں اپنے منفرد لہجے،زبان کی لطافت اور فنی حسن کے باعث اردو ادب میں ایک مستقل مقام رکھتی ہیں۔زبان و بیان کے اعتبار سے آپ کا کلام اردو ادب کا ایک معتبر سرمایہ ہے۔عربی اور فارسی پر گہری دسترس ہونے کی وجہ سے آپ کی نعتیہ شاعری میں ان دونوں زبانوں کا بھی گہرا اثر نظر آتا ہے۔ان کے اشعار دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے محسوس ہوتے ہیں،اسی لیے قاری پر ان کا اثر دیرپا اور موثر ثابت ہوتا ہے۔آپ کا شمار ان معروف نعت گو شعرا میں ہوتا ہے جنہوں نے نہ صرف نعتیہ شاعری کو فروغ دیا بلکہ اسے ایک اعلیٰ فنی اور روحانی سطح پر بھی پہنچایا۔ان تمام خصوصیت کے پیش نظر امیر مینائی کو اردو کے ممتاز ترین نعت گو شعرا میں شمار کیا جاتا ہے۔

کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن
ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صلِ علیٰ
جبیں وہ لوح کہ جس میں نقوشِ رحمت حق
جمال پاک وہ نورِ خدا کہ صلِ علیٰ (۹)

امیر مینائی اپنی شاعری میں عقیدتِ رسول ﷺ اور بارگاہِ الٰہی میں اپنی دردمندانہ آرزو،دیدار کی تڑپ اور بے قرار دل کی تسکین کے لیے اپنی عاجزی اور بے خودی کو بھی کمال مہارت کے ساتھ اپنے اشعار میں قلمبند کرتے ہیں۔وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت وعقیدت کو وسیلہ بنا کر اللہ رب العزت کی بارگاہِ اقدس میں اپنے گناہوں اور قصوروں کی معافی کے طلبگار بھی دکھائی دیتے ہیں۔ان کے نعتیہ کلام میں جابجا حضور ﷺ سے عشق و محبت کی جھلک نظر آتی ہے۔دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا شاعر ہو جو دیدار مصطفی کی تڑپ نہ رکھتا ہو۔امیر مینائی اپنے اشعار میں دیدار مصطفی ﷺ،گفتارِ مصطفی اور جمالِ اقدس کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں اور تڑپ بھی رکھتے ہیں۔یعنی ان کی آنکھوں کی سب سے بڑی آرزو اور حسین خواہش دیدار مصطفی ہے۔بیشتر نعت گو شعرا نے دیدار مصطفی ﷺ کو اپنی شاعری کا مرکزی موضوع بنایا ہے۔ایسا ہی کچھ اظہار امیر مینائی بھی اپنی شاعری میں کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

آنکھیں ہیں اپنی طالب دیدارِ مصطفیٰ
گوش آشنائے لذت گفتارِ مصطفیٰ (۱۰)
دیدار کا تو وعدہ وفا ہو گا حشر کو
ارشاد ہو علاجِ دلِ ناصبور کا (۱۱)

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-8
ماخذ تحقیقی مجلہ

عاشق کیا ہے شوق نے تیرے حبیب پر
یارب امیدوار ہوں عفوِ قصور کا(۱۲)

یوں تو امیر مینائی نے مختلف مقامات پر نبی اکرم ﷺ کی مدح و ثنا میں شعر کہے ہیں، مگر ان کا نمایاں نعتیہ مجموعہ "محامدِ خاتم النبیین" ہے۔اس کتاب میں آپ نے اپنے نعتیہ اشعار کے ذریعے حضور ﷺ کی مختلف صفات اور کمالات کو اجاگر کیا ہے۔ اس مجموعے میں آپ نے آنحضور ﷺ تعریف و توصیف، آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ، اخلاق عظیم، معجزات، اطاعت و اتباع، آپ ﷺ سے اپنی عقیدت و محبت، آپ ﷺ کے حسن و جمال، آپ ﷺ کی گفتار، ولادتِ باسعادت کی خوشی اور آپ ﷺ کے دیگر اوصاف و کمالات کو نہایت عقیدت مندانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ان کا یہ مجموعہ نعتیہ شاعری کا ایک شاہکار سمجھا جاتا ہے۔جس میں آپ نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو اپنے شعری اسلوب میں قلمبند کیا۔ ساتھ ہی اپنی شاعری کے ذریعے آپ ﷺ سے والہانہ محبت، گہری عقیدت اور اپنے عشق کے جذبات کو بھی دلنشین انداز میں اشعار کا حصہ بنایا۔

مژدہ اے امت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا
انتخابِ منبع عالم آفرین پیدا ہوا(۱۳)

آپ کا نعتیہ کلام متعدد امتیازی خصوصیات کے باعث ایک منفرد شناخت رکھتا ہے۔آپ نے اپنی شاعری میں نبی اکرم ﷺ کے دوسرے بیشتر اوصاف و کمالات جیسے آپ ﷺ کا اخلاق کریمانہ، رحمت اللعالمین ہونا، معراج النبی، آپ ﷺ کا بلند مرتبہ، دوسرے انبیا پر آپ کی فضیلت، شافع محشر، شفاعت کبریٰ کی امید اور انفرادیت وغیرہ کو بھی بڑی عقیدت اور شعری حسن کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آپ کے کلام میں عقیدت کی جھلک، جذبات کی گہرائی، زبان کا پاکیزہ استعمال اور اسلوب کی نرمی نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔

کیا محمدؐ نے شرف حق کی بدولت پایا
شافعِ حشر ہوئے تاج شفاعت پایا(۱۴)

مہمان جب شب معراج ہوئے دعوت میں
چشمہ کوثر کا ملا روضہ جنت پایا(۱۵)

امیر مینائی کے متعدد اشعار میں یہ لطیف پہلو نمایاں طور پر جھلکتا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے اللہ ربُ العزت کے ساتھ مخصوص اور برگزیدہ تعلق کو نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ بیان کیا ہے۔اس

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-8

تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے وہ اس حقیقت کو نمایاں کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ہستی ہی وہ برگزیدہ ہستی ہے جنہیں اللہ رب العالمین نے اپنے خاص فضل و کرم سے بے شمار علوم و معارف سے نوازا۔ حضور نبی اکرم ﷺ ہی وہ ہستی ہیں جنہیں پوشیدہ رازوں کا علم عطا کیا گیا ہے۔ ان علوم میں ایسے حقائق شامل ہیں جو عام انسان کے عقل و فہم سے بالاتر ہیں۔ قرآن مجید میں سورۃ جن کی آیت نمبر ۲۶۔۲۷ میں ارشاد ربانی ہے کہ "یعنی اللہ غیب کے جاننے والا ہے اور وہ اپنے برگزیدہ رسولوں کو ہی غیب کے بعض پہلوؤں پر مطلع فرماتا ہے۔" امیر مینائی نے اس بات کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ شعری انداز میں کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ:

کون ہے اس کے سوا واقفِ اسرار خفی؟
کون ہے اس کے سوا محرم خلوت گہِ راز؟[۱۶]

آپ کا مرتب کردہ کلام اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نہ صرف حضور ﷺ کی نعت کو محض مدح و ثنا تک رکھا بلکہ آپ نے اسے عشق و محبت، عقیدت اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو روحانی فیضان کے ایک ایسے سرچشمے میں ڈھال دیا جو اردو نعتیہ شاعری کو ایک نئی جہت اور ایک نیا رخ عطا کرتا ہے۔ آپ نے نعت کو عبادت کا درجہ دیا اور عشق رسول میں ڈوب کر اپنی نعتیہ شاعری کو پروان چڑھایا۔

امیر مینائی کی نعتیہ شاعری نے بعد میں آنے والے شعرا پر بھی ایک گہرا اثر چھوڑا۔ آپ نے نعت کو صرف مدح و ثنا تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے فکری، روحانی اور فنی پہلوؤں سے بھی روشناس کرایا۔ آپ نے اپنے کلام کے ذریعے نعت کو نہ صرف مذہبی جذبے کا اظہار رہنے دیا بلکہ اسے ادب کی ایک سنجیدہ اور اعلیٰ صنف کے طور پر بھی پیش کیا۔ آپ کا پیش کردہ نعتیہ کلام اردو شاعری کا نہایت قیمتی سرمایہ ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری کئی ایک خصوصیات کی حامل بھی ہے۔ ان کا کلام خاص طور پر نعتیہ اشعار میں عشق رسول ﷺ کی خالص اور پراثر ترجمانی ملتی ہے۔ ان کا اندازِ بیان سادہ مگر دل کو چھو لینے والا ہے، اور ان کی نعتیں نہ صرف مذہبی جذبات کی عکاسی کرتی ہیں بلکہ ادبی حسن سے بھی لبریز ہیں۔

نعت گوئی ایک نہایت ہی حساس اور مقدس صنف ہے۔ اس لیے شاعر کو اس میں بہت سی باریکیوں اور آداب کا خیال رکھنا لازم ہے۔ سب سے جو بنیادی چیز ہے وہ یہ ہے کہ نعت میں وہی اوصاف اور حصائل بیان کرنے چاہیے جن کی اصل قرآن و حدیث سے ملتی ہو، اس سے نعت کی صداقت اور تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ بارگاہِ رسالت ﷺ کا ادب و احترام ایمان کا بنیادی حصہ ہے اس لیے لازم ہے کہ نعت کے اظہار اور پیشکش میں آدابِ

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-8
ماخذ تحقیقی مجلہ

رسالت ﷺ کو پورے خلوص اور احترام کے ساتھ ملحوظ خاطر رکھا جائے، اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ آقا دوجہاں ﷺ کے ادب و احترام میں معمولی سی لغزش بھی نعت گو کے افکار و خیالات کے ساتھ ساتھ اس کے ایمان و کردار کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔

امیر مینائی نے نعت کو عبادت اور فن دونوں کے درجہ پر فائز کیا۔ اس طرح ان کا نعتیہ کلام ایمان، فن اور ادبی عظمت کے حسین امتزاج کی ایک دائمی شہادت کے طور پر اردو ادب میں محفوظ ہے۔ آپ نے اپنے کلام میں جہاں نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے رنگارنگ پہلوؤں کو اجاگر کیا وہیں پر عقیدت و محبت کو تصوف اور عرفان کے ساتھ مربوط کر کے نعت کو ایک ہمہ جہت صنف کی صورت میں بھی پیش کیا ہے۔

امیر مینائی کی نعتوں میں صوفیانہ فکر، روحانی تفکر اور عرفانی رنگ نمایاں طور پر جھلکتا ہے، جو نعت کو محض جذباتی وابستگی کے بجائے فکری ارتقا اور روحانی تربیت کا وسیلہ بنا دیتا ہے۔ ان کے ہاں زبان و بیان کی شائستگی و رصوتی حسن اس حقیقت کی دلیل ہے کہ وہ نعت گوئی کو محفل ذکر اور ادبی دنیا دونوں کے لیے یکساں اہمیت دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نعتیہ شاعری نے بعد کے نعت گو شعرا پر گہرا اثر ڈالا اور اردو کی نعتیہ روایت کو نئی جہتوں اور وسعتوں سے ہمکنار کیا۔

بحثیت مجموعی اگر دیکھا جائے تو امیر مینائی نے نعت گوئی کی تاریخ میں قابلِ ذکر اضافہ کیا۔ آپ اپنے سے پہلے شعرا اور بعد میں آنے والوں کے درمیان ایک ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ امیر مینائی کی شاعرانہ عظمت ایک ایسا آفتاب ہے جس کی درخشندگی ماضی کو منور کر چکی ہے، حال کو روشن کر رہی ہے اور آئندہ بھی ادب کے افق پر اپنی تازگی اور تابندگی برقرار رکھے گی۔

حوالہ جات

۱۔ https://jang.com.pk/news/697164 مورخہ ۲۰ اگست، ۲۰۲۵
۲۔ سید صبیح الدین رحمانی، امیر مینائی کی نعت، ایک مطالعاتی تناظر، اکیڈمی بازیافت، کراچی، ۲۰۲۱، ص: ۷۰-۷۱
۳۔ ایضاً، ص: ۱۰۴
۴۔ ایضاً، ص: ۷۱
۵۔ ایضاً، ص: ۷۲
۶۔ ایضاً، ص: ۷۲

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 2, (March to April 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-II)urdu-8
ماخذ تحقیقی مجلہ

۷۔ابو محمد سحر، مطالعہ امیر، نسیم بک ڈپو، لاٹوش روڈ، لکھنو،۱۹۶۵، ص:۳۴۳

۸۔ایضاً، ص:۳۴۳

۹۔سید صبیح الدین رحمانی، امیر مینائی کی نعت، ایک مطالعاتی تناظر، اکیڈمی بازیافت، کراچی،۲۰۲۱، ص:۱۰۰

۱۰۔امیر مینائی، محامد خاتم النبیین، امیر المطابع حیدر آباد دکن،۱۹۸۹، ص:۳۶

۱۱۔امیر مینائی، دیوانِ امیر، مراۃ الغیب، مقبول اکیڈمی، لاہور،۱۹۸۸ء، ص:۴۵

۱۲۔ایضاً، ص:۴۵

۱۳۔امیر مینائی، محامد خاتم النبیین، امیر المطابع حیدر آباد دکن،۱۹۸۹، ص:۲۸

۱۴۔ایضاً، ص:۲۹

۱۵۔ایضاً، ص:۲۹

۱۶۔ تبسم، امیر مینائی کی شاعری کا جائزہ، ایک تحقیقی مقالہ، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ،۲۰۰۸، ص:۱۴۸